Iḥyā͗ al͑ulūm, Vol.:25, Issue,1: Jan-June 2025
PP: 01-17

OPEN ACCESS
Iḥyā͗ al͑ulūm
ISSN (Online): 2663-6263
ISSN (Print): 2663-6255
www.joqs-uok.com

ماحولیاتی تغیر اور غذائی قلت کا حل قرآن کی روشنی میں

Addressing Environmental Challenges and Food Scarcity: Insights from the Quran

Shaista Syed Wahid
Head of Tafsīr Department (Female),
Burooj Institute, Karachi
Email: shaista.syed023@gmail.com

Abstract

The global food crisis has intensified in recent years due to climate change, deforestation, environmental degradation, and unsustainable consumption, all of which have reduced agricultural productivity and increased food insecurity. Islam—being a comprehensive way of life—offers ethical, environmental, and socio-economic guidance rooted in the Qur'an and Sunnah, promoting environmental stewardship, responsible resource use, and social welfare. Allah's signs, including the seamless succession of day and night and the harmonious cycle of the seasons, reveal a perfectly balanced natural order. Yet human interference has disrupted this balance, driving the planet toward ecological instability. Scientific assessments show that the Earth's average temperature has already risen by about 1.4°F, with further increases expected. The resulting impacts—melting glaciers, rising sea levels, heatwaves, droughts, floods, hurricanes, and wildfires—are directly affecting agriculture. Extreme weather, irregular rainfall, water shortages, and flooded lands severely hinder crop cultivation and transport. According to Oxfam, the number of people facing severe hunger has more than doubled due to climate-related challenges. This article examines the food crisis from an Islamic perspective, highlighting prophetic teachings on environmental protection, sustainable resource management, and social responsibility. It highlights how

CC BY

Islamic principles offer practical and ethical solutions, underscoring the importance of both individual and collective efforts in combating global food shortages.

***Key Words**: Food Crises in Islam, Ecological Balance in Islam. Environmental Degradation, Islamic Environmental Ethics, Food Insecurity, Climate-Induced Hunger*

ہر بحران حیاتِ انسانی کو درد و غم کے مد و جزر سے دوچار کر دیتا ہے، مگر غذائی قلت کے بحران نے اس کرہ ارض پر اس طرح اپنے پنجے گاڑھے ہیں کہ یہ اس وقت کے سنگین ترین مسئلوں میں سے ایک مسئلہ بن چکا ہے۔ خوراک کے شدید عدم تحفظ کے شکار ملکوں کی تعداد ۵۳ سے بڑھ کر ۹۷ ملکوں تک پہنچ چکی ہے اور اس کی شکار آبادی ۱۳۵ میلین سے ۳۴۵ میلین تک بڑھ چکی ہے۔ اور وقت کے ساتھ ساتھ یہ قحط مزید سنگین صورتحال اختیار کرتا جا رہا ہے۔ خوراک کی کمی اب عفریت کا روپ دھار کر حیات انسانی کو اپنا تر نوالہ بنانے کے لئے تیار ہے۔ اس قلت کا ایک بڑا محرک موسمیاتی اور ماحولیاتی تغیرات بھی ہیں۔

عظمت الٰہی کی نشانی موسم

بلاشبہ موسم اللہ کی بہترین نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے، خالق کائنات نے دن اور رات کو پیدا کیا۔ اس کے نتیجے میں قدرت نے ادلتے بدلتے موسموں کو انتہائی کامل اور منظم انداز میں پیدا کیا۔

"اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۝۱۹۰"

"بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کے بدل بدل کے آنے جانے میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں"

رات اور دن کا آنا جانا بدلتے موسموں کا باعث بنتا ہے۔ یہ موسمی اور ماحولیاتی تغیرات اللہ کی عظمت اور قدرت کاملہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ انسان یکسانیت سے اکتا جاتا ہے ہر موسم جہاں حیات انسانی میں نیا رنگ لاتا ہے اور نعمتوں کے نئے ذائقے سے آشنا کرتا ہے، وہاں مختلف موسمی حالات انسان کو ہر حال میں رب کی اطاعت پر ثابت قدمی عطا کرتے ہیں۔ اس میں بنی نوع انسان کے لئے نصیحت اور عبرت ہے۔

یہ کائنات باری تعالی کی خلاقی کا مکمل شاہکار ہے، اس میں حیرت انگیز ضبط اور توازن پایا جاتا ہے جیسا کہ قرآن میں آتا ہے

" اِنَّا كُلَّ شَیۡءٍ خَلَقۡنٰهُ بِقَدَرٍ "

بے شک ہم نے ہر چیز (محتاط) اندازے سے بنائی ہے "۔"

کائنات کے توازن میں انسان کی مداخلت

مگر قدرت کی محتاط صناعی میں انسانی مداخلت اور فسادی بداعمالیوں نے رفتہ رفتہ اس کرہ ارض پر ہر چیز کو متاثر کیا ہے مگر انسانوں کی منفی سرگرمیوں اور فساد نے اس کامل ماحول کو تباہی کے دہانے پر لاکے کھڑا کر دیا ہے۔ ماحولیاتی ماہرین قدرتی وسائل کے اندھا دھند استعمال، بے تحاشہ اسراف، فضلہ کی پیداوار میں زیادتی کو اس توازن کی خلاف ورزی سمجھتے ہیں۔ انسان کی اس زمینی بے قدری کی صورتحال کو عبدالمتین اپنی کتاب میں اس طرح بیان کرتے ہیں

By treating the natural world as though it were our dumping ground, we risk disturbing the delicate balance (mīzān)) that exists in nature

"دنیا کے قدرتی (وسائل) کے ساتھ ایسا سلوک جیسے یہ ہمارا ڈمپنگ گراؤنڈ ہے، اس طرح ہم فطرت میں موجود نازک توازن (میزان) کو بگاڑ دینے کا خطرہ مول لیتے ہیں"۔

بے احتیاطی، بے اعتدالی اور اسراف قدرتی وسائل کو ضائع کرتے ہیں، اور اللہ تعالی کے بے عیب میزان کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ اللہ تعالی اپنے کلام میں فرماتے ہیں

-" وَوَضَعَ الۡمِيۡزَانَۙ﴿۷﴾ اَلَّا تَطۡغَوۡا فِى الۡمِيۡزَانِ ﴿۸﴾ "

"اور اس نے (اللہ) نے میزان قائم کیا اور تم میزان میں خلل مت ڈالو"

موسمیاتی شدت اور ماحولیاتی تغیر غذائی بحران کا سبب کیسے بنتا ہے؟

جب ہم قدرت کی کسی بھی چیز میں بگاڑ پیدا کرتے ہیں تو یہ بگاڑ بہت بڑے فساد کا باعث بنتا ہے، ایک عمل چاہے مثبت ہو یا منفی کائنات پر اچھے یا برے طریقے سے اثرانداز ہوتا ہے، اور کائنات پر اپنا ایک دوررس نشان بناتا ہے، ایک کڑی دوسری کڑی سے پیوستہ ہوتی ہے، اور ایک کڑی کا ٹوٹنا پوری زنجیر کی شکستگی کا باعث بن جاتا ہے، اسی طرح کائنات میں ایک بے ضابطگی میزان میں بڑے خلل کا باعث بن جاتی ہے۔ صنعتی آلودگی، transportation، تعمیرات، کچرا، جنگلات کی کٹائی، گرین ہاوس گیسز کے اخراج میں اضافہ کرتا ہے، اور یہ اخراج درجہ حرارت کو بڑھاتا ہے۔ تازہ ترین تحقیقات میں بتایا گیا ہے

"اٹھارہ سو اسی ۱۸۸۰سے لے کر اب تک اس کرہ ارض کے ٹمپریچر میں تقریباً اوسطاً ۰۱۴ء° فارن ہائیٹ (F۰۰۸ء°)فی دہائی، یا مجموعی طور پر تقریباً F°۲ کا اضافہ ہوا ہے۔ ۱۹۸۱ کے بعد سے گرمی کی شرح دوگنی سے زیادہ ہے جو کہ ایک تشویشناک صورتحال ہے۔"

درجہ حرارت کے گلوبل اضافے کے ساتھ پہاڑوں پر گلیشئرز اور سمندر میں موجود آئس برگ تیزی سے پگھلنے لگتے ہیں، جس سے سطح سمندر میں اضافہ ہوتا ہے۔ سمندروں کا کثیر پانی فضا میں بہت زیادہ آبی بخارات کی تشکیل کا سبب بنتا ہے اور یہ بخارات سرکش طوفان کو مزید بھڑکاتے ہیں۔ سمندری سطح کے گرم درجہ حرارت طوفانی آندھیوں کی رفتار میں مزید اضافہ کا باعث بن سکتا ہے۔

درجہ حرارت میں سمندر کی سطح میں اضافت کے منفی نتائج انسان کو بتدریج بھگتنے پڑ رہے ہیں۔ اس کے اثرات میں ہیٹ ویوز، قحط اور خشک سالی، بار بار کثرت سے آتے ہوئے سیلاب، سمندری طوفان اور متعدد بار جنگلوں کو خاکستر کرنے والی آگ کی صورت میں سامنے آئے ہیں کیونکہ جدید ریسرچ بتاتی ہے کہ آب وہوا کی یہ تبدیلی گرم، خشک موسمی حالات پیدا کرتی ہے، ماحول کی تمازت جنگل کے لئے ایندھن کا کام کرتی ہے۔

انسانوں کی وجہ سے ہونے والے ماحولیاتی تغیر کے نتیجے میں موسم میں شدت پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ شدید موسم دنیا کی بھوک کا محرک ہے۔

خوراک کی قلت کا چیلنج

یعنی غذائی بحران کا براہ راست سبب موسمیاتی شدت اور ماحولیاتی تغیر ہیں گرمی کی شدید لہر ہو یا برف سے ڈھکی ہوئی زمین، پانی کی قلت ہو یا زمین کو ڈھانپ دینے والا سیلابی ریلا، یہ سب اثرات نہ صرف تیار فصلوں کو نقصان پہنچاتے ہیں بلکہ فصلوں کے اگانے اور ان کی مختلف مقامات پر ترسیل میں بے انتہار کاوٹیں پیدا کرتے ہیں۔ جیسے پاکستان میں سندھ اور بلوچستان میں دو سال قبل شدید بارشوں کی وجہ سے جو شدید سیلاب آیا، اس کی وجہ سے ان علاقوں کو آفات زدہ قرار دے دیا گیا، مکانات اور کھڑی فصلیں زیر آب آگئیں اور خوارک کی شدید قلت کا سامنا کرنا پڑا۔

اور ایسے ہی غذائی بحران کا چیلنج پوری دنیا کو درپیش ہے، خاص کر ترقی پزیر ممالک اس کا خاص نشانہ ہیں۔ ضرورت سے زیادہ استعمال دنیا کے کئی حصوں میں زرعی پیداواری صلاحیت میں کمی بھی غذائی عدم تحفظ کا باعث بنی ہے۔ "اس سلسلے میں برٹش

تنظیم آکسفیم کی رپورٹ" کے مطابق موسمیاتی تبدیلیوں کے باعث دنیا بھر میں شدید بھوک کا سامنا کرنے والے افراد کی تعداد دگنی سے بھی زیادہ ہو گئی ہے۔

Oxfam International کے Executive Director جبرائیل بچر Gabriela Bucher کہتے ہیں:

Climate change is no longer a ticking bomb; it is exploding before our eyes. It is making extreme weather such as droughts, cyclones, and floods – which have increased five-fold over the past 50 years – more frequent and more deadly

یعنی ماحولیاتی تغیر اب کوئی ایسا بم نہیں ہے جو ہلکی رفتار سے ٹک ٹک کر کے ہمیں اپنی سنگینی کا احساس دلا رہا ہو بلکہ موسمیاتی شدت کا یہ بم ہماری آنکھوں کے سامنے پھٹ رہا ہے۔ یہ موسم کو شدید تر کر رہا ہے جیسے خشک سالی، طوفان اور سیلاب گزشتہ ۵۰ سالوں میں پانچ گنا زیادہ بڑھ گئے ہیں اور کثیر الوقوع اور مزید مہلک ہو گئے ہیں ۔سائنٹفک ریسرچز سے پتہ چلتا ہے کہ اگر انسانی خلل اندازی ایسے ہی جاری رہی تو شدید موسمی واقعات کثرت اور شدت سے بڑھتے جائیں گے۔

The United Nations Food and Agriculture Organization (FAO)

کی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ماحولیاتی اور موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات کے باعث خوراک کے وسائل خطرے میں ہیں۔ ان مہلک اثرات پر قابو پانا وقت کی اہم ضرورت ہے جسے نظر انداز کرنے والے ملک غذائی قلت کا بہت برا نشانہ بن سکتے ہیں

قرآن وسنت کی رہنمائی ہر دور کے لئے

قرآن وسنت نے بنی نوع انسان کے لئے زندگی کے ہر شعبے اور ہر پہلو کے لئے ایک اعلی اور سدا بہار معیار دیا کیونکہ یہ تعلیمات نہ مرجھاتی ہیں نہ متروک ہوتی ہیں، حالات زمانہ کیسی ہی کروٹیں لیں، حوادث دنیا کیسے ہی رنگ بدلیں، انقلاب کائنات کتنے ہی روپ دھاریں، ٹیکنالوجی اور سائنسی ایجادات اوجِ ثریا کو بھی چھو جائیں مگر یہ پرانی نہیں ہوں گی۔

مسائل زمانہ کسی بھی نوعیت کے ہوں مگر ہر پریشانی کا حل قرآن وسنت میں بدرجہ اتم موجود ہے کیونکہ ان کا منبع اور مرجع وہ ذات ہے جس نے اس کرہ ارض میں زندگی کو تخلیق کیا، خاک کے ذروں کو پیکر انسانی میں بدلا، اس کو پروان چڑھایا، اسباب زندگی پیدا کئے، وہ انسان کی فطرت کے ہر تقاضے سے واقف ہے، اور خاک کے پتلوں کی خواہشات اور تمام تر ضروریات سے

مکمل طور پر باخبر ہے اور مستقبل میں کن حالات سے ان کا سابقہ پڑنے والا ہے، آنے والی گردش زمانہ کو کن مسائل سے دوچار کرے گی؟، نظریات و رجحانات کے ریلے کہاں پڑاو ڈالیں گے؟ جذبات و احساسات کے بہاؤ پر بند کب اور کیسے باندھے جائیں گے؟اور انسان کی شری قوتیں کسطرح خلق خدا کو نقصان پہنچا سکتی ہیں؟ وہ کامل ذات اس سے بخوبی واقف ہے ہر چیز اس کائنات کے خالق کی نگاہ میں ہے، وہ ماضی، حال اور مستقبل کا مکمل علم رکھتا ہے۔

اس کے وضع کردہ قواعد اور ضوابط اس قدر مکمل اور جامع ہیں جو ہر دور کے لئے نہ صرف نافذ العمل ہیں بلکہ ان کے اثرات دیرپا اور حیرت انگیز ہیں، اللہ کے عطا کردہ قدرتی ماحول کے تحفظ کے لئے بھی سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم قدم بہ قدم رہنمائی کرتی ہے۔ اللہ تعالی اپنے علم ازلی کے ذریعے بحر و بر پر ہونے والے ہر فساد کا علم رکھتے ہیں۔

"ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٤١﴾"

"خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال کے سبب سے فساد پھیل گیا ہے تا کہ اللہ انہیں ان کے بعض اعمال کا مزہ چکھائے تا کہ وہ باز آجائیں"

اور اس بگاڑ کے نتیجے میں نسلِ انسان کو کیا کیا مشکلات پیش آ رہی ہیں اور کس قدر پیش آنے والی ہیں، یہ بھی اس دنیا کے خالق کی نگاہ میں ہے۔ اسلام صرف زبانی کلامی عقیدہ نہیں ہے بلکہ زندگی کے ہر پہلو پر اپنی ایک مخصوص چھاپ رکھتا ہے۔ اسلام نے ابتدا ہی ایسے قواعد اور ضوابط بنائے جن کا منبع وحی الٰہی تھا، رسول ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ خاص میں انسان کی ہر طرح کی مشکلات کے لئے رہنمائی موجود ہے۔

اسلامی طرز زندگی انسانیت اور مسکنِ انسایت کی بقا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے گئے طرز زندگی میں ہی انسانیت اور مسکنِ انسایت کی بقا ہے، اور اسلام ماحولیات کے تحفظ کے لئے بھی بے مثال رہنمائی فراہم کرتا ہے، اسلامی بنیادوں پر ہی اس ماحول کی حفاظت ممکن ہو سکتی ہے تا کہ قدرتی وسائل سے رہتی دنیا تک فائدہ اٹھایا جاسکے

انسان کی منفی سرگرمیوں کے باعث بھوک پیاس اور خوف کے بادل نوع انسانی پر منڈلا رہے ہیں، لیکن افسوس اس بات پر ہے کہ نہ ہم نے اس کے اسباب پر غور کیا نہ ہی اسکے لئے کوئی عملی تدبیر ہی کی۔ اور جو نام نہاد تدبیریں کی بھی جا رہی ہیں چند آرٹیکلز یا ٹی وی پر مذاکروں کی شکل میں ہیں وہ خالصتاً مادی رخ کو سامنے رکھ کر کی جا رہی ہیں۔

امت مسلمہ کا فرد ہونے کے ناتے ہمیں اپنے دین کی طرف پلٹنا ہو گا، قرآن و سنت سے رہنمائی حاصل کرنی ہو گی۔ تاکہ انفرادی اور اجتماعی طور پر عملی اقدامات کے ذریعے اس کائنات کے قدرتی وسائل کی حفاظت کی جائے اور اسی کے مطابق اپنا طرز زندگی بدلیں، ماحولیاتی تغیر کے نتیجے میں اس دنیا کو پیش آنے والے خوراک کے مہلک بحرانوں سے نبٹنے کے لئے بھی یہی روشنی درکار ہے۔ ازل سے ابد تک وجود میں آنے والے ہر مسئلہ، ہر پریشانی کا حل قرآن اور سنت میں موجود ہے، اسلام کچھ اصول وضوابط مقرر کرتا ہے تاکہ اس کے ماننے والے اخلاقی قیود اور حدود کے اندر اپنی زندگی گزاریں۔

قرآن مجید اللہ رب العزت کی ناراضگی کو اسکے قہر سے، اللہ کی خفگی کو اسکے جلال سے، اور مختلف الفاظ مثلا ''سَخَطٌ''، ''غَضَبٌ''، ''غَيْظٌ''، ''لَعْنَةٌ'' سے تعبیر کرتا ہے اور کبھی اللہ تعالیٰ کا اظہارِ جلال اور اس کی شانِ قہاریت عذابِ اصغر، عذابِ دنیوی، عذابِ ہلاکت اور عذابِ اخروی کی صورت میں بیان کی گئی ہے۔

وَتُوْبُوْا اِلَی اللہ قحط سالی کا موثر نسخہ

خوراک کی قلت اور اس سے ملتے جلتے تمام مسائل پر Environmental Specialist اور scientist اپنا ایک خاص نقطہ نظر رکھتے ہیں۔ جو انکے علم اور کسوٹی کے مطابق کسی حد تک درست بھی ہو گا۔ مگر سیلاب، زلزلے، قحط اور قلت غذا اور بھوک جیسی آفات کے ظہور میں آنے کا اسلامی نقطہ نظر بھی ہے۔ دنیا کا علم آفات کے ظاہری سبب بتاتا ہے اور پھر اِسی کے مطابق اُن مشکلات اور حوادث سے بچنے کی تدابیر کی جاتی ہیں۔ لیکن ایک مسلمان کی حیثیت سے اس کے ماحولیاتی سائنسی پہلو کو سامنے رکھتے ہوئے موثر اقدامات ضرور کئے جائیں گے مگر سب سے پہلے اپنے رب سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنے اور اعمال کو سنوارنے کی طرف خاص توجہ کریں گے کیونکہ ہر ڈور کا سرا اسی کے پاس ہے۔ قدرتی آفات بندوں کے اعمال پر اللہ جل شانہ کا اظہار ناراضگی بھی ہے۔ خوراک کی قلت اور قحط سالی بھی اللہ کے غضب کی ایک شکل ہے۔ اللہ کی ناراضگی عذاب بن کر نازل ہوتی ہے۔ اللہ تعالی قرآن میں فرماتے ہیں

"فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۵۹﴾"

"پس ہم نے ظالموں پر آسمان سے عذاب نازل کیا، کیونکہ وہ نافرمانیاں کرتے رہتے تھے"

نافرمانی، بدنیتی، دھوکے، ظلم، گناہ اللہ کے کو دعوت دیتے ہیں۔ خوراک کی قلت اور قحط سالی بھی عذاب کی ایک قسم ہے جو ہمارے گناہوں کے سبب ہم پر مسلط کی گئی ہے۔ کیونکہ انسان کے اعمال اسکے احوال پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ خوش حالی اور بدحالی، خوشی و غمی، بدامنی و دہشت گردی، نفع و نقصان، بیماری اور صحت، کامیابی اور ناکامی، سستائی اور مہنگائی، بارش و خشک سالی کے پیچھے کچھ باطنی اسرار بھی پوشیدہ ہیں۔ دل دہلاتے زلزلے، گرجتے برستے طوفان، مچلتے سیلاب ان سب آفات کے ظاہری اسباب کچھ بھی ہوں، مگر اصل اسباب برے اعمال اور گناہ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالی اپنے فرماتے ہیں

"وَ یٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَیْهِ یُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا وَّیَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ --- "

"اور اے میری قوم! تم اپنے گناہ اپنے رب سے معاف کراؤ اور اس کے سامنے توبہ کرو، وہ تم پر خوب بارش برسائے گا اور تم کو قوّت دے کر تمہاری قوّت میں زیادتی کرے گا"

استغفار سے اللہ تعالی رزق کی فروانی فرمادیتا ہے، وسائل بڑھاتا ہے، طاقت و قوت میں اضافہ کرتا ہے، مال و اولاد میں اضافہ فرماتا ہے، جب اللہ کے بندے ندامت کے احساس کے ساتھ اللہ کی طرف پلٹتے ہیں تو ندامت کے آنسو اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتے ہیں۔ قادر مطلق کو برے حالات کو اچھے حالات میں بدلنے میں دیر نہیں لگتی، وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے تو غذا کی بحرانی اس کی فروانی میں کیوں نہیں بدل سکتی

تم سب کے مل کر اپنے رب کی طرف پلٹو، تاکہ تمہیں دنیا اور آخرت کی کامیابیاں ملے مزید فرمایا کہ

"وَتُوْبُوْا اِلَى اللہِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ."

"اور تم سب کے سب اللہ کے حضور توبہ کرو، اے مومنو! تاکہ تم فلاح پاجاؤ"

ایمان اور تقوی:

استغفار کے بعد اعمالِ صالح، ایمان اور تقوی کی زندگی اللہ کی رحمتیں، برکتیں لاتی ہیں۔

"وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ .."

"اور اگر بستیوں والے ایمان لاتے اور تقوی سے کام لیتے تو ضرور ہم اُن پر آسمان اور زمین سے برکتیں کھول دیتے."

"وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا، وَیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَاَیَحْتَسِبُ--"

"اور جو شخص اللہ تعالیٰ کا تقوی اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے (ہر مشکل سے) نجات کا راستہ بناہے اور اس کو

ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے، جہاں اس کا گمان بھی نہیں ہوتا"۔

قرآن میں اور بھی بہت سی آیات ہیں جن میں تقویٰ کو رزق میں برکت اور وسعت کا سبب بتایا گیا ہے۔ یعنی نافرمانی اور گناہ' قلتِ رزق اور پریشانیوں اور اور نعمت میں کمی کا سبب ہے، اور سیلاب، خشک سالی، قحط، مہنگائی، غذائی بحران اور دوسری آفات گناہوں کی وجہ سے مسلط کئے جاتے ہیں۔

"حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم"

"حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ: ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: "اس وقت کیا ہوگا؟ جب پانچ چیزیں تم میں پیدا ہو جائیں گی اور میں اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتا ہوں کہ وہ تم میں پیدا ہوں یا تم ان (پانچ چیزوں) کو پاؤ،

۱ بے حیائی جسے کسی قوم میں علانیہ کیا جاتا ہو تو اس میں طاعون اور وہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں جو کہ اس سے پہلے نہیں تھیں

۲ جو قوم زکوٰۃ سے رک جاتی ہے تو وہ آسمان سے ہونے والی بارش کو روکتی ہے اور اگر جانور نہ ہوتے تو ان پر بارش برستی ہی نہیں۔

۳۔ اور جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے تو وہ قحط سالی، رزق کی تنگی اور حکمرانوں کے ظلم میں گرفتار ہو جاتی ہے۔

۴ اور امراء جب اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کے بغیر فیصلے کرتے ہیں تو ان پر دشمن مسلط ہو جاتا ہے جو ان سے ان کی بعض چیزوں کو چھین لیتا ہے

۵ اور جب وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور نبی کی سنت کو چھوڑتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے آپس میں جھگڑے پیدا کر دیتا ہے

اللہ تعالیٰ تمام عطا کرنے والوں سے بڑھ کر عطا کرنے والے ہیں

"وَ هُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ "

"وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے"۔

"اَللّٰهُ الَّذِیۡ خَلَقَكُمۡ ثُمَّ رَزَقَكُمۡ"

جس جان کو اللہ نے پیدا کیا، اس کا رزق بھی مقرر کر دیا، اس کے اعمال اس رزق کو بڑھاتے ہیں یا کم کرتے ہیں۔

قرآن میں غذائی قلت دور کرنے کے لئے حضرت یوسف علیہ سلام کی کی تدبیر

"قَالَ تَزۡرَعُوۡنَ سَبۡعَ سِنِيۡنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوۡهُ فِیۡ سُنۡۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِيۡلًا مِّمَّا تَاۡكُلُوۡنَ"

اس آیت میں "تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِیْنَ دَاَبًا" "تَزْرَعُوْنَ" بمعنی "اِزْرَعُوْا" ہے، یعنی۔ "دَأْبٌ" "دَاءِبِیْنَ" مسلسل پے در پے محنت سے کاشت کرنے والے۔ یہ جملہ اگرچہ خبر یہ ہے مگر مقصد حکم دینا ہے "سات سال مسلسل محنت سے کاشت کرو پھر" فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِیْ سُنْۢبُلِهٖۤ "" پھر جو (فصل) کاٹو' اس کو بالیوں میں ہی رہنے دینا (تاکہ گھن نہ لگ جائے)" اور ہزاروں سال قبل جب اس میدان میں کوئی ریسرچ نہ ہوئی تھی حضرت یوسف علیہ سلام نے اناج کو یا گندم کو کیڑے، گھن اور سسری وغیرہ سے محفوظ رکھنے کا بہترین طریقہ بتایا، جدید ترین ریسرچرز، علماء اور محققین بھی اس سے آگے نہیں بڑھ سکے۔

"اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ" مگر تھوڑا سا وہ جس میں سے تم سب کھاو۔ (یعنی اس کو جو تم کھاو گے اسکو گندم کی بالیوں سے نکال لینا") یعنی گندم کی بالیوں یا خوشوں سے صرف اتنی گندم نکالو، اسے صاف کرو جو تمہیں کھانی ہے اور وہ بھی کم مقدار میں ہو، تاکہ زیادہ گندم کو محفوظ کیا جا سکے اور ان قحط کے سات سالوں میں گندم آدمیوں کے اور گندم کے خوشے جانوروں کے کام آسکیں۔

- اچھے برے حالات زندگی کا حصہ ہیں، اس واقعہ کے ذریعے اللہ تعالی سکھاتے ہیں کہ مشکل کے بعد آسانی ہے،
- بدترین حالات میں بھی ہوش وحواس قائم رکھنے چاہیے
- ہر مسئلہ کا soloution ہے، علم وحکمت کے ذریعے انسان قحط سالی جیسے سنگین مسائل بھی حل کئے جا سکتے ہیں۔
- خشک سالی یا قحط کی صورت میں یوسف علیہ سلام نے مثال قائم کی اور لوگ دور دور سے ان سے غلہ لے کر جاتے تھے چنانچہ اس میں اہم بات یہ بھی ہے کہ حکومت لوگوں کے لئے اشیائے خورد ونوش اور غلہ کی فراہمی کو یقینی بنائے۔ت۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسوہ یوسف علیہ سلام کی پیروی میں قحط سالی کے دوران غلہ تقسیم فرمایا

- اللہ تعالی نے کھول کھول کر سمجھایا کہ مشکل حالات میں بہترین منصوبہ بندی حالات کا رخ موڑ سکتی ہے، سات سالہ ہولناک قحط کی اتنی long duration planning کی جاسکتی ہے

Food and Agricultural Organization of United States نے پلاننگ کی بات کی کہ ۲۰۳۰ تک بھوک کی صورتحال کیسی ہوسکتی ہے، اس سے نبٹنے کے لئے کیا کیا جائے، اس رپورٹ میں ۲۰۲۰ کے لیے خوراک کی قلت کا پہلا عالمی جائزہ پیش کیا اور اس بارے میں کچھ اشارے پیش کیے کہ ۲۰۳۰ تک بھوک کی صورتحال کیسی ہوسکتی ہے، اس میں صحت مند غذا کی لاگت اور اس کی affordability کے نئے estimates شامل ہیں،

قرآن نے ہزاروں سال پہلے ہی سارے components کی طرف اشارہ کر دیا

- خوراک کے بحران کے خاتمے کے لئے قرآن کا تجویز کردہ practical حل محنت سے مسلسل کاشت کاری تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ''تَزْرَعُوْنَ'' بمعنی ''اِزْرَعُوْا'' ہے، یعنی۔ دَأْبٌ ''دَاۤىٕبِيْنَ'' مسلسل پے در پے محنت سے کاشت کرنے والے۔ یہ جملہ اگرچہ خبریہ ہے مگر مقصد حکم دینا ہے ''سات سال مسلسل محنت سے کاشت کرو
- سب سے پہلے climate changes سے بچنے کے لئے کرہ ارض کی فضا میں (GHG) گیسوں کی مقدار کو فوری طور سے بتدریج کم کرنا ضروری ہے۔ اس میں زراعی ترقی کو فروغ دینا ضروری ہے۔ کیونکہ سبزہ، درخت، جنگل اور مٹی فضا میں کاربن کی بڑی مقدار کو اپنے اندر ذخیرہ کرتی ہے

Food and Agricultural Organization of United States نے ۲۰۵۰ تک (۱۴٪) پیداوار کو ۶۰٪ تک بڑھانے پر زور دیا تاکہ ۹،۶ billion آبادی کو غذا فراہم کی جاسکے۔ اسلام پہلے ہی قحط کی صورتحال پر قابو پانے کے لئے کاشت کاری اور زراعت، پیڑ پودوں کے اگانے پر زور دیتا ہے۔ جو ایک طرف غذا فراہم کریں گے اور دوسری طرف گلوبل وارمنگ کو بھی long term basis پر کم کرتے جائیں گے۔ "نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

اطلبوا الزرق فی خبایا الأرض''

رزق کو زمین کی گہرائیوں میں تلاش کر''۵''

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے کسی بھی زمین کے ٹکڑے کو بغیر زراعت کیے چھوڑ دینے سے منع فرمایا ہے

''من كانت له أرض فليزرعها، أو ليمنحها أخاه، فإن أبى فليمسك أرضه''

۔(''جو بھی زمین رکھتا ہے، تو وہ اس میں کاشت کاری یا پھر اپنے کسی (دینی یا حقیقی) بھائی کو دے دے، اگر وہ اسے لینے سے انکار کرتا ہے تو اس زمین کو روک رکھے''۔

نبی کریم ﷺ نے تکید کی۔

" ما من مسلم يزرع زرعا او ريغرس غرسا فيأكل منه طير أو إنسان أو بهيمة، إلا كان له به صدقة"

"جو مسلمان بھی زراعت کرتا ہے، کوئی پودا لگاتا ہے، اس سے پرندے، انسان یا جانور کھاتے ہیں تو وہ اسکے حق میں صدقہ ہوتا ہے"

"اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ" مگر تھوڑا سا وہ جو تم کھاو،

کھانا کم کھانا

اس معاملے میں میڈیکل سائنس اور شریعت دونوں کی ایک ہی رائے ہے۔ کھانا کھانے کی حد ہمارے نبی ﷺ نے چند لقمے بتائی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

" فَإِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ لِطَعَامِهِ وَثُلُثٌ لِشَرَابِهِ وَثُلُثٌ لِنَفْسِهِ"

"اگر زیادہ کھانا ضروری ہی ہو تو (اپنے) پیٹ کا ایک حصہ کھانے، ایک پینے اور ایک سانس کے لیے رکھو"۔

اور ایثار و قربانی، آپس میں باٹنا

اسلام نے ایثار و قربانی اور صدقہ وانفاق اور دوسروں کو کھلانے کے حکم کو قحط و خشک سالی میں بہترین حل بنایا ہے۔ حضرت یوسف علیہ سلام خوراک کے قبضے میں خوراک کے تمام وسائل تھے، ان کو انھوں نے انتقام کا ذریعہ نہیں بنایا بللکہ ہر آنے والے کو ایک اونٹ بھر کر غلہ دیا۔م حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی انسانیت کو یہی تعلیم دی

"ليس المؤمن الذى يشبع وجاره جائع."

''وہ شخص مومن نہیں جو خود سیر ہو کر کھاتا ہے اور اس کا ہمسایہ بھوکا رہتا ہے۔''

"أن رجلا سأل النبى صلى الله عليه وآله وسلم : أي الإسلام خير؟ قال : تطعم الطعام".

حدیث نبوی ﷺ سیدنا ابو ہریرہ سے روایت ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

''دو آدمیوں کا کھانا تین کو کافی ہو جاتا ہے اور تین کا چار کو کافی ہو جاتا ہے۔"

سورہ یوسف میں مصر کے لاخدا معاشرے کی تصویر کشی کی گئی، جس میں بے حیائی، فحاشی، بدکاری عام تھی جسکے سبب اللہ تعالی نے ان پر سات سال قحط مسلط رکھا۔ حیات کی بقا کا راز پانی کی قیمتی نعمت میں مضمر ہے، اس کی قدر و قیمت کا احساس دلانے کے لیے باری تعالی نے کے اس اس کا ذکر قرآن حکیم میں ۶۳ دفعہ کیا ہے۔ زندگی میں پانی کی افادیت کا اندازہ اللہ تعالی کی بیان کردہ اس آیت سے کیا جاسکتا ہے

"وَ جَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ ؕ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ "

"اور ہم نے پانی سے ہر چیز کو زندہ کیا تو کیا یہ لوگ ایمان نہیں لاتے"

کھیت کھلیان، غلہ، پھل سبزی پھول باغات، اناج، سبزہ، پودے اور درخت کا انحصار پانی پر ہی ہے مالک کل کائنات فرماتے ہیں

"وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِیْدِ "

"اور ہم نے آسمان سے برکتوں والا پانی نازل کیا اور ہم نے اس سے باغات اگائے اور کاٹے جانے والا کھیتوں کا غلہ

قرآن میں ایک اور مقام پر آتا ہے:

"کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالی آسمان سے پانی برساتا ہے، پس زمین سرسبز ہو جاتی ہے، بیشک اللہ تعالی مہربان اور باخبر ہے۔

خوراک کا ضیاع اور اسراف

اسلام میں اسراف و تبذیر انتہائی ناپسندیدہ ہے۔ اس زمین کو اللہ نے اپنے تمام تر وسائل کے ساتھ بے عیب اور مکمل بنایا اللہ خود ہی ان کی حفاظت کی تاکید کرتے ہیں، اور قدرتی وسائل کا بلاضرورت اور بے جا استعمال بھی اسراف کے زمرے میں آتا ہے، غذا اور پانی اللہ کی نعمت ہے، اس کو ضائع کرنا اللہ کے عذاب کو دعوت دیتا ہے، اور اسراف و ضیاع کرے والے اللہ کو پسند نہیں جیسے کہ قرآن میں آیا ہے

وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ

اسراف مت کرو یقیناً وہ (اللہ) حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

اللہ تعالی نے نظام زندگی کو رواں دواں رکھنے کے جو اسباب بنائے وہ بھی اللہ کی نعمتوں میں شامل ہیں، اور قران کریم اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت انسان میں اس احساس کی تعمیر کرتے ہیں کہ یوم آخرت میں ہر نعمت کے بارے میں سوال کیا جائے گا، جیسا کہ باری تعالی نے فرمایا

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ

پھر اس دن البتہ تم ضرور بہ ضرور نعمتوں کے بارے میں سوال کئے جاؤ گے

اسلام اپنے ماننے والوں میں نعمتوں کی جوابدہی کا احساس پیدا کرتا ہے۔ اللہ تعالی کی بنائی ہوئی اس خوبصورت دنیا میں کسی بھی طرح بگاڑ پیدا کرنے اور رب کریم کے عطا کردہ وسائل کو نقصان پہنچانے والے سے خالق ضرور حساب لے گا۔

صنعتی ترقی اور تیزی سے بڑھتی آبادی اور پر تعیش زندگی نے پانی کے استعمال میں بہت اضافہ کر دیا ہے اور انسان کی بد احتیاطی کی وجہ سے پانی آلودہ ہو رہا ہے،۔ حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے وہ وضو فرمارہے تھے، آپ نے ان سے فرمایا یہ کیا اسراف کر رہے ہو تو انھوں نے عرض کیا۔ کیا وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں اگرچہ تم بہتی نہر کے کنارے پر ہی کیوں نہ ہو"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے:

"الل٥م إني أعوذ بك من الجوع فإنه بئس الضجيع وأعوذ بك من الخيانة فإنها بئست البطانة "

''اے اللہ! میں بھوک سے تیری پناہ مانگتا ہوں کیونکہ وہ برا ساتھی ہے، اور خیانت سے پناہ مانگتا ہوں کیونکہ وہ بری خصلت (عادت) ہے''۔

زرعی کاشت میں مصنوعی بارش (Cloud Seeding)، واٹر ہارویسٹنگ، لیزر لیولنگ، ڈرِپ اور اسپرینکلر آبپاشی، سمارٹ فارمنگ، مصنوعی ذہانت (AI)، اور ریموٹ سنسنگ ٹیکنالوجیز اور کیڑوں کے خاتمے کے لیے بایولوجیکل کنٹرول کا کردار خوراک کی بڑھتی ہوئی کمی اور موسمیاتی تبدیلیوں کے شدید اثرات کے پیشِ نظر ضروری ہے کہ زرعی شعبے میں وہ اقدامات متعارف کرائے جائیں جو سائنسی تحقیق سے ثابت شدہ ہوں۔ اس حوالے سے ماہرین کے مطابق موسمیاتی آلودگی پر قابو پانے اور زرعی پیداوار میں اضافہ یقینی بنانے کے لیے پانی کے مؤثر استعمال کی اہمیت بنیادی حیثیت رکھتی ہے. اسی تناظر میں متعدد ممالک میں کم لاگت مصنوعی بارش (Cloud Seeding) کے تجربات خشک سالی میں کمی اور زیرِ زمین پانی کے ذخائر میں بہتری کے لیے مؤثر ثابت ہوئے ہیں ۔ بارانی علاقوں میں واٹر ہارویسٹنگ، لیزر لیولنگ، ڈرِپ اور اسپرینکلر آبپاشی جیسے جدید طریقوں کے استعمال کو بھی پیداوار بڑھانے کے لیے ناگزیر قرار دیا جاچکا ہے. مزید برآں، سمارٹ فارمنگ،

مصنوعی ذہانت (AI)، اور ریموٹ سنسنگ جیسی ٹیکنالوجیز فصلوں کی صحت اور پانی کی ضرورت کا درست اندازہ لگانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں، جس سے مجموعی زرعی کارکردگی میں اضافہ ہوتا ہے

تحقیق یہ بھی بتاتی ہے کہ مٹی کی زرخیزی بحال رکھنے کے لیے نامیاتی کھاد، فصلوں کی گردش، اور کاربن بحالی پروگرام مؤثر نتائج دیتے ہیں. کیڑوں اور بیماریوں کے خاتمے کے لیے بایولوجیکل کنٹرول اور مزاحمتی اقسام کی ترقی کو بھی عالمی سطح پر ایک پائیدار حل کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے (UNEP, 2021). اسی طرح harvest کے بعد ہونے والی غذائی ضیاع کو کم کرنے کے لیے کولڈ چین سسٹمز اور فوڈ پروسیسنگ یونٹس کی فراہمی ضروری قرار دی گئی ہے (World Bank, 2020).

مجموعی طور پر، تحقیق اس بات پر متفق ہے کہ پائیدار زرعی پالیسی، سبسڈی نظام کی اصلاح، اور موسمیاتی لچکدار منصوبہ بندی خوراک کی کمی کے طویل مدتی حل کے لیے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں. اگر غذائی کاشت میں ان جدید تحقیقات اور اور مصنوعی ذہانت اور ٹیکنالوجی سے مدد حاصل کریں تو اس میں خاطر خواہ اضافہ ہو سکتا ہے۔

خلاصہ کلام

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی انسان کو ظاہری اور باطنی ہر قسم کے فساد سے بچا سکتی ہے اور اس کرہ ارض کے لئے بھی امن کی پیامبر ہے۔ اور انسان پر پڑے والی آفات اور مصائب میں سیرت نبوی ہر قدم پر رہنمائی کرتی ہے۔ تدبر، ایجادات، محنت اور مسلسل کوشش کبھی ضائع نہیں ہوتی، کاشت کاری کے میدان میں جدید علم اور سے مدد حاصل کی جائے اور جدید تحقیقات اور انفار میشن اور ٹیکنالوجی اور مصنوعی ذہانت کا اطلاق کیا جائے تو غذائی ذخائر میں یقیناً اضافہ ہو گا، قرآن و حدیث کی روشنی میں دوسروں کو نفع پہنچانے والے کبھی نقصان نہیں اٹھاتے۔ ایمان والے اپنی ذات سے ہر ایک کو نفع پہنچاتے ہیں اللہ کے تخلیق کردہ وسائل پر خالق کی تمام مخلوق کا حق ہے۔ بے احتیاطی، بے اعتدالی اور اسراف قدرتی وسائل کو ضائع کرتے ہیں، اور کائنات کے بے عیب میزان کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ انسان کی بے جا مداخلت اور منفی سرگرمیاں قدرتی وسائل کو نقصان پہنچا رہی ہیں، گلوبل وامنگ بڑھ رہی ہے۔ یہ ہمارا اجتماعی فرض ہے کہ ہم ان رجحانات کو تبدیل کرنے اور آنے والی نسلوں کے لیے ماحولیات کے تحفظ کے لیے کام کریں۔ انفرادی اقدامات ہی اجتماعی اثرات مرتب کرتے ہیں، جیسے کہ کاربن کے اخراج کم کرنا اور زراعت کو ترقی دینے کے لئے اقدامات کرنا۔ قدرتی آفات بندوں کے اعمال پر اللہ جل شانہ کا اظہار ناراضگی بھی ہے۔ خوراک کی قلت اور قحط سالی بھی اللہ کے غضب کی ایک شکل ہے۔ اللہ تعالی رزاق حقیقی ہیں جو اس کی طرف پلٹتا ہے اللہ تعالی اس کے رزق میں فروانی عطا فرما دیتا ہے، وسائل بڑھاتا ہے، طاقت و قوت میں اضافہ کرتا

ہے اور قرآن وسنت کی روشنی میں بہترین پلاننگ سے غذائی بحران سے نجات حاصل کرنا کچھ مشکل نہیں۔ اللہ کی مخلوق کو کسی بھی تکلیف اور نقصان سے بچانا ایک مسلمان کی اخلاقی اور مذہبی ذمہ داری ہے۔

حوالہ جات

1. Voice of America, "Why global food crisis?" August 21, 2023 https://editorials.voa.gov/a/why-the-global-food-crisis/7248644.html
2. Al-Quran Ale Imran:190
3. Al-Quran Al Qamar:49
4. Abdul-Matin I. Green Deen: What Islam Teaches about Protecting the Planet. San Francisco: Berrett-Koehler Publishers; 2010
5. Al Qur'an Ar Rehman: 7-9
6. NASA" Global Temperatures"https://earthobservatory.nasa.gov/
7. Climate Change: Global Temperature https://www.climate.gov/news-features/understanding-climate/climate-change-global-temperature#
8. USGS(Science for a changing world) How can climate change affect natural disasters?
9. https://www.usgs.gov/faqs/how-can-climate-change-affect-natural-disasters
10. NOAA(National Oceanic and Atmospheric Administration) "Wildfire climate connection" https://www.noaa.gov/noaa-wildfire/wildfire-climate-connection#
11. US Embassy Consulate " How climate change affects the food crisis"
12. https://it.usembassy.gov/how-climate-change-affects-the-food-crisis/
13. Oxfam International "Extreme hunger has more than doubled"
14. https://www.oxfam.org/en/press-releases/extreme-hunger-has-more-doubled-10-worlds-worst-climate-hotspots-over-past-six-years
15. UN "The World's Food Supply is Made Insecure by Climate Change" https://www.un.org/en/academic-impact/worlds-food-supply-made-insecure-climate-change
16. Food and Agriculture Organization of the United Nations, "The State of Food Security and Nutrition in the World. Latest issue: SOFI 2021" https://www.fao.org/publications/sofi/2021
17. Al Qur'an Ar Room: 41
18. Dr Naem Anwar Naumani " Qudrati Afaat ka nuzul: hamre bad Amaliion ky sabab Izhare narazgi illahi" https://www.minhaj.org/urdu
19. Al Qur'an Al Baqara:59
20. https://www.banuri.edu.pk/bayyinat-detail/" Gunah ur maasiat, Masib ur Afaat ka sabab"
21. Al Qur'an Al Hood:52
22. Al Qur'an An Noor:31
23. Al Qur'an Al Araaf:96
24. Al Qur'an At Talaaq:2,3
25. Munzir, Nasir al-Dīn al-Albānī. Al-Ṣaḥīḥ al-Targhīb wa al-Tarhīb. Vol. 3, p. 169.

26. Al Qur'an As Saba:39
27. Al Qur'an Ar-Room :40
28. Al Qur'an Al Yousouf :47
29. Tafseer Mazhari, Tafseer ul Quran, Taddabur ul Quran
30. Food and Agriculture Organization of the United Nations, "The State of Food Security and Nutrition in the World. Latest issue: SOFI 2021" https://www.fao.org/publications/sofi/2021
31. World Resources Institute"4 Charts Explain Greenhouse Gas Emissions by Countries and Sectors"https://www.wri.org/insights/
32. Al-Suyūṭī, Jalāl al-Dīn. Al-Jāmiʿ al-Ṣaghīr. Ḥadīth no. 1109.
33. Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl. Ṣaḥīḥ al-Bukhārī. Ḥadīth no. 2493.
34. Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl. Ṣaḥīḥ al-Bukhārī. Ḥadīth no. 2152.
35. Al-Tirmidhī, Muḥammad ibn ʿĪsā. Jāmiʿ al-Tirmidhī. "Kitāb al-Zuhd." Ḥadīth no. 2380. Authenticated by al-Albānī.
36. Al-Bayhaqī, Aḥmad ibn al-Ḥusayn. Al-Sunan al-Kubrā. Vol. 10, p. 3. Ḥadīth no. 19452.
37. 34 Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl. Ṣaḥīḥ al-Bukhārī."Kitāb al-Īmān," Bāb: "Iṭʿām al-Ṭaʿām min al-Islām." Vol. 1, p. 13. Ḥadīth no. 12.
38. 35 Muslim, Abū al-Ḥusayn Muslim ibn al-Ḥajjāj. Ṣaḥīḥ Muslim."Kitāb al-Ashriba," chapter 36. Ḥadīth no. 5367.
39. 36 Al Qur'an Al Ambyia : 30
40. 37 Al Qur'an Al Qaaf: 9
41. 38 Al Qur'an Al Hajj: 63
42. 39 Al Qur'an Al An'am: 141
43. 40 Al Qur'an Al Takasur: 8
44. 41 Abu Abdullah Muhammad ibn Maja, sunnan Ibne Maja, Kitab ut Tahara, page 254, vol. 1, Hadith no: 425
45. 42 Abū Dāwūd, Muḥammad ibn al-Ḥusayn. 2002. Sunan Abī Dāwūd. Kitāb al-Ṣalāh, ḥadīth no. 367 (1547).
46. 43 Ahmad, T. Climate Change and Food Security in South Asia. 2021
47. 44 IPCC. Climate Change Assessment Report. 2022
48. 45 Khan, M., and Z. Rehman. Cloud Seeding and Water Management Studies. 2020
49. 46 FAO. Efficient Irrigation and Sustainable Agriculture. 2020
50. 47 Sharif, H., S. Ali, and A. Siddiqui. AI-Based Smart Farming Solutions. 2023
51. 48 Hassan, R. 2019. Soil Fertility and Organic Farming Methods.
52. 49 UNEP. Sustainable Pest Management Approaches. 2021
53. 50 World Bank, Post-Harvest Loss and Food Security, 2020.
54. 51 Naseer, A. Agricultural Policy Reforms and Climate Resilience. 2022